WWW.NAFSEISLAM.COM

معراج مصطفیٰ ﷺ

اللہ کے لئے ساری خوبیاں ہیں جس نے اپنے بندے کو رات کے تھوڑے وقت میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی ۔ اللہ نے مسجد اقصیٰ کے گرد برکتیں رکھی تا کہ اپنی مدلل نشانیوں کی زیارت اسے کرائے ۔ یقیناً وہ سننے والا اور بندے کے حال سے خبر دار اور اس کو بلند کرنے والا ہے ۔ تمام مخلوق پر اپنے بندے کو مقام شرف بخشا اور ان کی عظمت کو بڑھایا اور ان کے ذکر کو بلند کیا ۔ کیا خوب تعظیم وتکریم کی اور بڑی خوبصورت سیر رہی ۔ مسجد اقصیٰ سے ہر بلند آسمانوں اور عرش وکرسی اور جہاں تک اللہ عزوجل نے چاہا معراج کے ذریعہ بلایا، یہ آسمانی سیر مفید وعمدہ رہی ۔

رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی نبی ورسول نے یہ مقام نہ پایا ۔ نبی کریم ﷺ حطیم کعبہ کے پاس لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام تشریف لائے اور آپ کو حرم کے صحن میں لے گئے ۔ پھر حضرت جبرئیل امین نے حضرت میکائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک طشت میں زم زم کا پانی لاؤ تا کہ حضور ﷺ کے قلب کو پاکیزہ، شرح صدر ورفع ذکر کروں ۔ روشن موتیوں سے لبریز سونے کا طشت حاضر کیا اور آپ کے سینہ مبارک میں انڈیل دیا اور اسے حلم وعلم اور یقین وایمان باللہ سے معمور فرمایا پھر اسے برابر کیا اور حقیقی طور پر سل دیا اور دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر ختم نبوت سجائی ۔ پھر زین کسا ہوا، لگام زدہ، مخصوص طور پر مزین براق حاضر کیا گیا جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پہلی سطر میں '' لا الہ الا اللہ '' دوسری سطر میں '' محمد رسول اللہ '' لکھا ہوا تھا، براق سفید چوپایہ گدھے سے دراز اور خچر سے نیچا، وہ اپنا ہر قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا، پھڑکتے کانوں چوکنا، جب بلندیوں پر آتا تو اپنے قدم اٹھا لیتا اور جب نیچے اترتا تو اپنے ہاتھوں کو لہرا دیتا اس کے دو بازو تھے جس سے اس کے پاؤں کو تیزی رفتار میں مدد ملتی اس کے اس نازو انداز کی وجہ سے سرکار اقدس ﷺ کا اس پر سوار ہونا دشوار ہو رہا تھا تو حضرت جبرئیل نے اپنا ہاتھ اس کی روشن ومرصع پشت پر رکھتے ہوئے فرمایا ۔ اے براق! کیا تجھے حیا نہیں آتی ...!! ان سے افضل واکرم کوئی تجھ پر سوار نہ ہوا!!! تو وہ شرم سے پسینہ پسینہ ہوا اور مؤدب کھڑا ہو گیا، سرکار اعظم ﷺ بسم اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے ہوئے سوار ہوئے ۔

پھر حضرت جبرئیل امین لے کر چلے وہ داہنے طرف اور حضرت میکائیل بائیں طرف تھے ۔ لمبے لمبے کھجور کے باغات والی زمین میں پہنچے تو حضرت جبرئیل امین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہاں اتر کر نماز ادا فرمائیں تو آپ نے نماز ادا فرمائی پھر سوار ہوئے تو حضرت جبرئیل نے عرض کیا اے عمدہ خصلت والے آپ نے جانا کہ آپ نے کہاں نماز ادا کی؟ فرمایا نہیں ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے طیبہ میں نماز ادا فرمائی ۔ آپ یہیں ہجرت فرما کر تشریف لائیں گے ۔ پھر براق آپ کو لے کر چل پڑا، جبرئیل امین نے فرمایا یہاں اتر کر نماز ادا فرمالیں ۔ پھر سوار ہوئے تو جبرئیل امین نے عرض کیا اے رحمت خداوندی سے بہرہ ور رسول، آپ نے جانا کہ آپ نے کہاں نماز ادا کی؟ سرکار نے فرمایا نہیں ۔ جبرئیل امین نے عرض کیا شجرۂ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس مدین میں آپ نے نماز ادا کی ہے ۔ پھر براق آپ کو لے کر چلا تو حضرت جبرئیل نے عرض کیا، اے بہترین مخلوق یہاں اتریں اور نماز ادا فرمالیں ۔ پھر سرکار اقدس ﷺ سوار ہوئے تو جبرئیل امین نے پوچھا، کیا آپ نے جانا کہ آپ نے نماز کہاں ادا فرمائی؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا نہیں، جبرئیل امین نے عرض کیا طور سینا پر آپ نے نماز ادا فرمائی جہاں اللہ عزوجل نے سیدنا موسیٰ نبی اللہ کو شرف ہم کلامی عطا فرمایا ۔

پھر ایک مقام سے گذرے جہاں دیکھا کہ ایک بدنصیب قوم کے سروں کو وزنی پتھروں سے کچلا جا رہا ہے ۔ ادھر سر کچلا گیا ادھر فوراً صحیح سالم ہو گیا پھر کچل دیا گیا ۔ ایسا مسلسل ہوتا رہا ۔ ان کی حالت دیکھ کر آپ نے پوچھا ۔ یہ کون ہیں؟ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کو بوجھ اور جماعت میں سستی کرتے تھے ۔

پھر آگے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ خون کی نہر میں تیر رہا ہے اور جہنمی پتھر کو منہ میں ڈال رہا ہے ۔ آپ نے فرمایا جبرئیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ سود خور ہے جسے اللہ نے حرام فرمایا، اسے یہ کھا رہا ہے ۔

سرکار اقدس ﷺ آگے بڑھتے ہوئے بیت المقدس پہنچے اور اس کے داہنے حصہ سے اندر داخل ہوئے اور مسجد کے دروازہ پر براق سے اترے۔ آپ نے اور حضرت جبرئیل نے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا فرمائی، کچھ دیر میں بہت سے افراد جمع ہوگئے۔ نبی کریم ﷺ نے پہچان لیا کہ یہ حضرات انبیاء کرام ہیں۔ پھر موذن نے اذان دی، اقامت کہی گئی۔ سب صف بستہ ہوگئے اور انتظار کرنے لگے کہ دیکھیں اس جماعت مقدسہ کی امامت کون کرتے ہیں۔ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے ہمارے محمد مصطفیٰ ﷺ کا مبارک ہاتھ پکڑا اور آپ کو آگے بڑھا دیا۔ آپ نے ان حضرات کو اللہ رب العزت کے لئے دو رکعات نماز پڑھائی۔ پھر ہر نبی نے اس شرف کے پانے پر مخلوقات کے پروردگار عزوجل کی حمد و ثنا بیان کی۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا آپ حضرات نے اپنے رب عزوجل کی تعریف کی اور میں بھی اپنے رب کی تعریف بیان کرتا ہوں۔ سب تعریف اللہ کی جس نے مجھے بشیر و نذیر بنایا اور مجھ پر قرآن مجید نازل فرمایا۔ میری امت کو وسط مقام عطا فرمایا وہ جنت میں سب سے پہلے جائے گی اور دنیا میں سب امت کے بعد آئی۔ اور میرا سینہ کھول دیا اور میرے ذکر کو بلند فرمایا اور مجھ کو سب سے پہلے نبوت عطا فرمائی اور سب کے بعد خاتم الانبیاء بنا کر مبعوث فرمایا۔

سرکار انور ﷺ کو پیاس کا احساس ہوا تو حضرت جبرئیل نے ایک پیالہ میں شراب اور ایک پیالہ میں دودھ لے کر حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے دودھ کو نوش فرمایا۔ اس پر جبرئیل نے عرض کیا آپ نے فطرت سلیمہ کو پسند فرمایا۔ اگر آپ شراب پی لیتے تو یا حبیب اللہ! آپ کی امت بے راہ ہو جاتی۔

پھر رسول اللہ ﷺ کے لئے معراج حاضر کی گئی حضور اقدس ﷺ اور حضرت جبرئیل آسمان اول کے دروازے جس کو 'باب الحفظہ'' کہا جاتا ہے، پر پہنچے۔ حضرت جبرئیل امین نے پہلے آسمان کا دروازہ کھلوایا۔ سوال ہوا کون؟ انہوں نے کہا جبرئیل! پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا بہترین مخلوق محمد مصطفیٰ ﷺ، کہا گیا وہ بلائے گئے ہیں؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا، ہاں۔ اس آسمان کے فرشتوں نے کہا کہ ان کا آنا بہت اچھا اور مبارک ہو۔ دروازہ کھول دیا گیا۔ وہاں ابوالبشر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود تھے۔ حضور انور ﷺ نے انہیں سلام کیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے نہایت خندہ پیشانی سے سلام کا جواب دیا اور خوش آمدید فرمایا۔

پھر دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام تھے۔ نبی کریم ﷺ نے دونوں کو سلام کیا۔ ان دونوں بزرگوں نے حسین پیرایہ میں جواب مرحمت فرمایا اور دونوں گویا ہوئے، خوش آمدید! اللہ عزوجل آپ کو شاداں رکھے۔

پھر تیسرے آسمان پر تشریف لے گئے۔ جبرئیل امین نے دروازہ کھلوایا۔ وہاں کے فرشتوں نے مرحبا کہتے ہوئے استقبال کیا۔ سرکار انور ﷺ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ تشریف لے گئے تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ موجود پایا۔ حضور ﷺ نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا بہترین جواب دیا اور خوش آمدید فرمایا۔

پھر چوتھے آسمان پر تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت ادریس علیہ السلام ملے جنہیں اللہ عزوجل نے بلند مقام پر اٹھا لیا۔ حضور انور ﷺ نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح اللہ عزوجل آپ کو شاداں رکھے۔

پھر پانچویں آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام اور ان کی جھرمٹ میں بنی اسرائیل کی ایک جماعت دیکھی۔ آپ نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب سلام وتحیت پیش کی اور دعائے خیر و عافیت فرمائی۔

پھر چھٹے آسمان پر تشریف لے گئے، وہاں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ حضور ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب سلام اور تحیت پیش کی۔ اور فرمایا لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں زیادہ مکرم ہوں درحقیقت آپ مجھ سے زیادہ مقرب ومحبوب بارگاہ الٰہی ہیں۔ جب سرکار اقدس ﷺ آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام رونے لگے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے بعد ایک مقدس نوجوان پیغمبر مبعوث کیا گیا جن کی امت میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہوگی درآنحالیکہ بنی اسرائیل کا گمان تھا کہ میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اولاد آدم علیہ السلام میں سب زیادہ معظم ہوں مگر یہ مجھ سے زیادہ مکرم و محترم ہیں۔

پھر ساتویں آسمان پر تشریف لے گئے وہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو جنت منور کے دروازے پر سونے کی کرسی پر بیت المعمور سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا ہوا پایا۔وہ ذکر الٰہی میں مشغول تھے۔حضور انور ﷺ نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب سلام وتحیت اور تہنیت و مبارکباد پیش فرمائی اور فرمایا آپ کی خصلت محمود ہیں۔آپ کی امت کو حکم دیں کہ وہ جنت میں پودا زیادہ لگائے۔حضور ﷺ نے استفسار فرمایا جنتی پودا کیا ہے؟حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا''لاحول ولاقوۃ الا باللہ''پڑھا کرے،جس نے جتنی بار پڑھا اتنا جنتی پودا لگا گیا۔

پھر نبی کریم ﷺ اوپر تشریف لے گئے وہاں ملاحظہ فرمایا کہ سدرہ درخت کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح بڑے بڑے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح عظیم اور جمیل وشکیل تھے۔سرکار ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟جبرئیل امین نے عرض کیا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔اس جڑ میں چار نہریں تھیں دو پوشیدہ دو ظاہر۔سرکار ﷺ نے پوچھا اے جبرئیل یہ کیا ہے؟انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ!یہ دونوں باطن جنت عالیہ کی نہریں ہیں اور یہ دونوں ظاہر دریائے نیل وفرات ہیں۔پھر سرکار انور ﷺ کے سامنے بیت المعمور پیش کیا گیا جہاں صبح وشام ستر ہزار فرشتے حاضری دیتے ہیں۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے ایک جام شراب کا اور ایک دودھ کا اور ایک شہد کا لایا گیا۔میں نے دودھ نوش فرمایا۔جبرئیل امین نے عرض کیا یا حبیب اللہ!یہ آپ اور آپ کی امت کی فطرت سلیمہ ہے۔پھر حضور ﷺ حوض کوثر پر تشریف لائے،بعدہ جنت عالیہ کی سیر فرمائی،وہاں وہ معائنہ فرمایا جسے کسی بندے نے اب تک نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے اس کی خوبی سنی اور نہ کسی کا وہم وگمان وہاں تک پہنچا۔

پھر سرکار انور ﷺ کے سامنے دوزخ پیش کیا گیا جس میں اللہ عزوجل کے قہر وغضب کی نشانیاں ملاحظہ فرمایا۔کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہیں مختلف عذاب دیا جارہا ہے۔داروغۂ جہنم حضرت مالک علیہ السلام کو دیکھا جن کی تیوری چڑھی ہوئی جہنمی غضب کے آثار چہرے سے نمایاں تھا۔نبی کریم ﷺ نے انہیں سلام کیا۔سرکار ﷺ کی وجہ سے دوزخ کا دروازہ بند کردیا گیا۔

پھر حضور ﷺ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھے۔بادل رحمت نے آپ کو اپنے آغوش میں لے لیا۔آیات قرآنیہ کے امین حضرت جبرئیل پیچھے رک گئے۔رحمت عالم ﷺ نے فرمایا جبرئیل!کیا شریک سفر کا یہی تقاضہ ہے کہ ہم سفر کو چھوڑ دو؟سید الملائکہ بلبلسد رہ حضرت جبرئیل امین نے عرض کیا،ہمارے لئے کچھ ایسے مقامات ہیں جس کی حد سے آگے نہیں جاسکتا،یارسول اللہ اس مقام سے آپ تنہا حجابات نورانی کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھیں!یارسول اللہ آپ قابل مبارکباد ہیں۔اگر میں یہاں سے انگلی کے پور برابر بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں۔

سرکار اقدس ﷺ لامکاں پہنچے اور اپنے رب تعالیٰ کے دیدار کا شرف پایا اور اپنے خالق ورب کے حضور سر بسجود ہوگئے۔پھر آپ کے رب نے آپ کو شرف ہم کلامی عطا فرمایا:یا محمد!سرکار نے عرض کیا:لبیک یا اللہ!اے میرے معبود میں حاضر ہوں!ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔مانگ محبوب رب العلمین ﷺ نے عرض کیا:اے الہ العالمین تو نے حضرت ابراہیم کو خلیل اور حضرت موسیٰ کو کلیم بنایا۔حضرت داؤد کو سلطنت وبادشاہت بخشا۔پہاڑوں کو ان کا ہمنوا بنایا، حضرت سلیمان کو ملک عظیم عطا فرمایا۔انسان وجنات اور شیطان کو ان کا تابع فرمان کردیا۔ہواؤں کی باگ دوڑ ان کے قبضے میں دے دیا کہ اس کے ذریعہ پوری دنیا میں جہاں چاہیں جائیں آئیں۔حضرت عیسیٰ کو توریت وانجیل کا عالم بنایا اور یہ اختیار دیا کہ وہ مادرزاد کو نگے اور کوڑھی کو اچھا اور مردوں کو تیرے حکم سے زندہ کردیں۔اور تو نے انہیں اور ان کی والدہ مریم کو شیطان اور اس کے مکر سے پناہ دی۔اللہ عزوجل کا ارشاد ہوا:میں نے تجھے اپنا حبیب بنایا۔سارے انسانوں کے لئے بشیر ونذیر اور روشن آفتاب اور داعی الی اللہ بنا کر بھیجا۔میں نے تیرا سینہ کشادہ کیا اور تم پر سے تمہارا بوجھ اور امت کی خطا کا غم اتار لیا۔اور تیرے ذکر کو بلند کیا،تیرا ذکر ہمیشہ میرے ساتھ ہوتا رہے گا۔لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کی روشن مثال ہے۔اور میں نے تیری امت کو بہترین امت بنایا۔ ان کے قلوب معرفت الٰہیہ کے سمندر ہیں۔اور میں نے تمہیں قرآن کی سبع مثانی یعنی سورہ فاتحہ عطا کیا تم سے پہلے کسی نبی کو یہ نہیں دیا۔اور میں نے تمہیں اپنے عرش کے محفوظ خزانے سے سورہ بقرہ کی آخری آیتیں عطا کی۔

انوار الٰہیہ کا بادل چھٹا۔اور حضرت جبرئیل حاضر خدمت ہوئے اور بعجلت آپ کو لیکر اترے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گذرے تو